© rasailojaraid.com

نقد و نظر

نام کتاب: مولانا محمد گل شیر شہید۔

مصنف: محمد عمر فاروق۔

صفحات: ۴۰-۴۰

قیمت: ایک سو پچاس روپے۔

خوب صورت سرورق، اعلیٰ طباعت، اچھی جلد۔کمپیوٹر کی کتابت

ناشر: بخاری اکیڈمی، دار بنی ہاشم، مہربان کالونی۔ ملتان۔

برصغیر کی عظیم شخصیتوں اور ممتاز ہستیوں میں مولانا محمد گل شیر شہید کو اللہ نے بہت سی خوبیوں سے نوازا تھا۔ وہ باعمل عالم اور عمدہ خصال بزرگ تھے۔ ان کی تقریر کی بڑی شہرت تھی اور نہایت سوز کے ساتھ قرآنِ مجید پڑھتے تھے۔ سرگودھا، شاہ پور اور میانوالی کے علاقے میں خاص طور سے اُنھوں نے بڑی خدمات سرانجام دیں۔ تبلیغ دین ان کا پیشہ اور حق گوئی ان کا شیوہ تھا۔ اس معاملے میں وہ کسی کی پروا نہ کرتے تھے۔ بڑے بڑوں سے ٹکرا جاتے تھے۔

وہ علمائے کرام کے اس گروہ سے تعلق رکھتے تھے، جنھوں نے برصغیر کی آزادی کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیا تھا اور اس خطۂ ارض سے انگریز کو نکالنے کے لیے ہر قسم کی قربانیاں دینے کا فیصلہ کر رکھا تھا۔ سیاسیات میں وہ مجلسِ احرار سے وابستہ تھے اور اپنے نقطۂ نظر کی بلاجھجک وضاحت کرتے تھے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مجلس احرار کے مقرروں کی اس دور میں بڑی دھوم تھی اور وہ انگریزی حکومت کے مظالم اور ہندوؤں کی کارستانیوں کی جس انداز میں تفصیلات بیان کرتے تھے، اس میں کوئی ان کا حریف نہ تھا۔ مولانا محمد گل شیر اس جماعت کے وہ مقرر تھے جن کو اللہ نے منفرد اوصاف عطا فرمائے تھے۔ وہ سیاست کا فریضہ عبادت سمجھ کر سرانجام دیتے تھے اور ملک کی آزادی کے لیے جدوجہد کرنا ان کے نزدیک احکام شرعی میں شامل تھا۔ وہ بارہا جیلوں میں گئے اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔

زیر تبصرہ کتاب ان کے حالات میں پہلی کتاب ہے جو نوجوان محمد عمر فاروق نے تصنیف کی ہے۔ اس کتاب میں فاضل مصنف نے دورِ گزشتہ کی پوری تاریخ بیان کردی ہے اور ایک شخصیت کے تذکرے میں قارئین کرام سے بہت سی نامور شخصیتوں کو متعارف کرادیا ہے۔ اسلوب تحریر پیارا اور دلکش ہے۔ ولادت سے لے کر شہادت تک مولانا گل شیر جن جن منازل سے گزرے اور جن واقعات و حالات سے دوچار ہوئے، اس کے تمام گوشے معرضِ بیان میں آگئے ہیں۔ علاوہ ازیں ان کے آباواجداد اور اساتذہ کا ذکر بھی مناسب الفاظ میں حوالۂ قرطاس کردیا گیا ہے۔ کہنے کو یہ ایک شخص کی سوانح عمری ہے، لیکن درحقیقت بہت سے اشخاص کے واقعات کا یہ دلچسپ مجموعہ ہے۔

اس کے مطالعے سے قبل از آزادی کے متعدد احوال و کوائف کی گرہیں کھل جاتی ہیں اور بہت سے لوگوں کا کردار واضح طور پر سامنے آجاتا ہے۔

مصنف نے یہ کتاب لکھ کر اور بخاری اکیڈمی ملتان نے اسے شائع کرکے بہت بڑی خدمت سرانجام دی ہے۔ کتاب کا مطالعہ قارئین کی معلومات میں اضافے کا باعث ہوگا۔

© rasailojaraid.com